سوال

(19) دوران اقامت وقفے کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں ایک بار فجر کی نماز پڑھانے کے لیے آگے ہوا جب اقامت حی علی الصلاۃ تک پہنچی تو پیچھے سے مفتی صاحب آگئے تو اقامت روک دی اور مفتی صاحب سے کہا کہ آپ نماز پڑھائیں ان کے منع کرنے کے باوجود ایک مقتدی انہیں پکڑ کر مصلی پر لے آئے اور مجھے پیچھے کر دیا گیا، اب دوران اقامت وہ بندہ مجھے کہتا ہے کہ جب پانی ہو تو تیمم سے کام نہیں چلتا یعنی تمسخر کیا کہ جب مفتی آگیا تیرا کیا کام اور پھر اقامت وہیں سے شروع کر دی یعنی حی علی الصلاۃ سے آگے تو آیا یہ اقامت درست ہوئی اور دوسرا مفتی صاحب کو مجبور کرنا امامت کے لئے اور میرا پیچھے ہونا شریعت کی رو سے کیسا ہے۔؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

آپ کے سوال کے کئی حصے ہیں۔

1۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ امام راتب امامت کا زیادہ حق دار ہوتا ہے۔ اور اس کی اجازت کے بغیر کسی کو مصلے پر کھڑا نہیں ہونا چاہیے۔ اب اگر تو مفتی صاحب امام راتب تھے، تو ان کو دیکھ کر آپ کو خود بخود ہی پیچھے ہو جانا چاہیے تھا، اور اگر آپ خود امام راتب ہیں تو پھر آپ مفتی صاحب سے زیادہ حق دار تھے، اور آپ کو پیچھے ہٹنے پر مجبور نہیں کرنا چاہیے تھا۔

2۔ دوسری بات یہ کہ وہ اقامت ہو گئی ہے، اس میں کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ کیونکہ اقامت کے تسلسل کے بارے میں کوئی نص میرے علم میں نہیں ہے۔

3۔ تیسری بات یہ کہ مسلمان کی حرمت کو نبی کریم نے کعبہ کی حرمت سے بھی زیادہ قرار دیا ہے، ان لوگوں کو ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا، اور آپ کی عزت نفس کا خیال رکھنا چاہیے تھا۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاوی بن باز رحمہ اللہ

جلد دوم